مکی عہدِ نبویؐ کی مساجد

مولانا ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی

(۱)...... بالائی مکہ کی اولین مسجد:...... مکی عہد میں تنزیلِ قرآن کے معابعد ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز فرض کردی گئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے وضو، طہارت کی تعلیم دی کہ وہ نماز کی صحت کی ایک شرط ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کی ترکیب سکھائی اور نمازِ دوگانہ اور بعد میں نمازِ پنجگانہ کی رکعات اور ہیئات کے علاوہ ان کے اوقات کے شروع اور ختم کی گھڑیوں کا صریح علم اور عمل سکھایا۔ نماز ادا کے لئے جگہ کا انتخاب (مسجد) کا بھی علم و عمل اس تعلیم جبریل میں شامل تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کی امامت میں یا تعلیم کے بعد اولین طہارت و صلوٰۃ کا مقامِ ادایا مسجد بالائی مکہ کی عقبی وادی کا گوشہ تھا(ابن هشام، ۱/۱۶۳: سهيلی ۳/۶-۷: ان الصلاة حين افترضت علی رسول الله صلی الله عليه وسلم، اتاه جبريل وهو بأ علیٰ مكة فهمزله بعقبه فی ناحية الوادی......)

(۲)...... گھریلو مسجدِ نبوی:...... سنتِ نبوی اور سیرتِ محمدی سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے ایک جگہ اپنے گھر میں بنالی۔ حضرت خدیجہؓ نے اسلام قبول کرتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرنی شروع کردی۔ پھر جلد ہی حضرت علیؓ نے بھی نمازِ نبوی میں شرکت کی۔ ایک امام اور دو مقتدیوں کی باجماعت نماز کا یہ آغاز تھا اور گھریلو مسجدِ نبوی کی ابتداء، کیونکہ روایات بتاتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو اپنے گھر میں ادا کیا تھا۔ امام اعلیٰ نے ہی اپنے دونوں مقتدیوں کو طہارت و صلوٰۃ کی تعلیم دی تھی اور نماز میں قبلہ کی تعیین کی تھی، اگرچہ آخری نکتہ مضمر ہے۔ ابن اسحاق نے اپنی ایک روایت میں بیان کیا ہے کہ قریش کے تین اکابر، ابوسفیان بن حرب اموی، ابوجہل بن ہشام مخزومی اور اخنس بن شریق ثقفی/ زہری، الگ الگ ایک دوسرے سے بے خبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن سننے کے لئے راتوں کو نکلا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے

قریب اپنا اپنا خفیہ مقام بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سنا کرتے تھے۔ اس روایت میں یہ وضاحت ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو مسجد تھی۔ ان سردارانِ قریش نے تین راتوں تک مسلسل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو مسجد میں نماز کی قراءتِ نبوی سنی (ابن هشام: ۱/۳۳۷-۳۳۸، سهیلی: ۳/۱۹۶-۱۹۷: خرجوا ليلة ليستمعوا من رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلى من الليل فى بيته......) سیرت ابن اسحاق میں ایک اور روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (اپنے گھر کی مسجد میں) نماز پڑھا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذی پڑوسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکری کی اوجھڑی ڈال دیا کرتے تھے۔ ان کی اس ایذا سے بچنے کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وقت ایک پتھر لگا لیا تھا جس کی اُوٹ میں فرض کی ادائیگی فرماتے تھے۔ (ابن ہشام، ۲/۲۵)۔ بلاذری کی مذکورہ بالا ایک روایت میں ہے کہ ایک ابتدائی مسلمان حضرت سعید بن زید عدویؓ، جو مشہور حنیفِ قریش حضرت زید بن نفیل عدویؓ کے فرزند تھے اور حضرت عمر بن خطاب عدویؓ کے بہنوئی بھی، مکی مسلمانوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ہم نمازیں بند گھروں میں ہی پڑھا کرتے تھے یا مکہ کی کسی دور افتادہ خالی وادی میں۔

(۳)...... **منیٰ کی مسجدِ نبوی:**...... حضرت عفیف کندی کے قبولِ اسلام کے ضمن میں یہ بیان آتا ہے کہ منیٰ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ نے نماز پڑھی اور انہوں نے حضرت عباسؓ سے ان کے دین کے بارے میں معلومات حاصل کی (عیون الاثر حوالہ بالا: حضرت علیؓ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھ کر ابو طالب نے حضرت جعفرؓ کو ہدایت کی کہ ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائیں، اسد الغابہ: ۱/۱۸۷: اصابہ، ۱/۲۳۷)

(۴)...... **مکی وادیوں میں مساجد:**...... دوسری مسجدِ نبوی اس ابتدائی مکی دور میں مکہ مکرمہ کی وادیوں میں سے کوئی ایک وادی ہوا کرتی تھی، جیسا کہ ابن اسحاق کی روایت میں ہے: جب نماز کا وقت آتا تو مکہ کی وادیوں کی جانب نکل جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی بن ابی طالبؓ بھی ہوتے جو اپنے والد ابو طالب سے چھپ کر جاتے تھے اور دوسرے اعمام اور پوری قوم کی نظروں سے بھی چھپاتے تھے، وہاں دونوں نمازیں پڑھتے اور جب شام ہو جاتی تو لوٹ آتے اور وہ دونوں اسی طرح کرتے رہے، جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا (ابن ہشام: ۱/۲۶۳، سہیلی، ۳/۸)۔ حضرت سعید بن زید عدویؓ کی روایت مذکورہ بالا میں اور متعدد دوسری روایت میں بھی ''مساجد وادی'' یا وادیوں کی مساجد کا حوالہ باقاعدہ آتا ہے۔

نماز باجماعت میں تیسرے مقتدی کا اضافہ حضرت زید بن حارثہ کلبیؓ، مولائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ہوا، جنہوں نے بقول ابن اسحاق حضرت علی بن ابی طالبؓ کے بعد اسلام قبول کیا اور نماز پڑھی (ابن ہشام: ۱/۲۶۵، سہیلی: ۳/۹)۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھے اور پانچویں رکن جماعت بالترتیب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت بلال حبشیؓ تھے جو مکہ مکرمہ کی وادیوں میں سے کسی وادی کی مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامتِ عظمیٰ میں نمازِ

دوگانہ ادا کیا کرتے تھے۔ان کے بعد دوسرے مکی مسلمان بھی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے ''مسجد وادی'' میں نمازوں کے وقت جمع ہوجایا کرتے تھے۔(ابن سعد، ۳/ ۱۷۱-۱۷۲ وغیرہ ابن ہشام، ۱/ ۲۶۳: سہیل: ۳/ ۴۳ ومابعد)

(۵)......**نخلہ کی مسجد:**......ابن اسحاق کی ایک روایت کا ذکر گزر چکا ہے کہ حضرت علیؓ کو ان کے والد ابو طالب بن عبدالمطلب ہاشمی نے ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا تو تعجب کا اظہار کیا کہ کون سا دین اور کون سی عبادت ہے؟ معلوم ہونے پر انہوں نے اپنے مسلم فرزند کو دین اسلام مانتے رہنے اور نماز ادا کرتے رہنے کی اجازت دے دی، اگرچہ دعوتِ نبوی کو خود قبول کرنے اور اسلام لانے سے معذرت کردی کہ وہ کسی بھی صورت میں اپنے آبائی وقومی دین کو نہیں چھوڑ سکتے۔ابن ہشام/ ابن اسحاق کی اس روایت کی تشریح میں امام سہیلی نے دو نئی وضاحتیں پیش کی ہیں: اول یہ کہ حضرت علیؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس جگہ نماز ادا کی تھی، وہ مقام نخلہ تھا اور دوسری وضاحت نماز میں سرین کے بلند کرنے کی ہیئت سے متعلق ہے (سہیلی: ۳/ ۵۴، مرتب ومحقق کے مطابق نخلہ نامی متعدد مقامات تھے، ان میں سے ایک ''نخلہ محمود'' تھا جو مکہ کے قریب حجازہی کا ایک مقام ہے جس میں کھجور وغیرہ (نخیل وکروم) تھے۔(۲)......دوسرا ''نخلہ شامیہ'' ہے وہ ذات عرق نامی جگہ پر ہے۔اہم بات یہ ہے کہ وہ بنوسعد بن بکر کا علاقہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی خاندان والے تھے اور (۳)......تیسرا ''نخلہ یمانیہ'' ہے جو ایک دورافتادہ وادی ہے اور وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ''مسجد'' ہے)

(۶)......**مکہ وطائف کی شاہراہ پر مساجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم:**......طائف کے سفر سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مقامات پر نمازیں ادا فرمائی تھیں جن کو مساجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا گیا ہے۔

(۷)......**گھریلو مسجد صدیقی:**......حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ابن اسحاق کی روایت کے مطابق بنوجمح کے محلہ میں واقع اپنے گھر/ احاطہ کے دروازے کے پاس ایک مسجد بنالی تھی اور اس میں نماز پڑھا کرتے تھے۔وہ نرم دل اور رقیق القلب بزرگ تھے، جب قرآن پڑھتے تو روتے تھے اور ان کی تلاوت کا اثر بچوں، غلاموں اور عورتوں پر بہت ہوتا تھا اور وہ اسلام کی طرف مائل ہونے لگتے تھے۔اکابرِ قریش نے حضرت ابوبکرؓ کو پناہ/ جوار دینے والے احابیش کے سردار ابن الدغنہ سے شکایت کہ ابوبکر ان کے اہل وعیال کو ایذا دیتے ہیں۔ابن الدغنہ نے اصرار کیا کہ وہ دروازہ پر بنی مسجد بند کردیں اور اپنے گھر کے اندر جو چاہیں سو کریں۔مگر حضرت ابوبکرؓ نے اپنی مسجد بند کرنے سے انکار کردیا اور اس کی پناہ/ جوار واپس کردی۔یہ مسجدِ صدیقی آخر تک قائم رہی (ابن هشام، ۱/ ۳۹٤: سهیلی، ۳/ ۳۳۷:...... وكان لابی بكر مسجد عند باب داره فی بنی جمح فكان يصلی فيه، وكان رجلا رقيقا، اذا قرأ القرآن استبكی......یہ روایت امام زہری نے حضرت عروہ کے ذریعہ حضرت عائشہؓ سے نقل کی ہے۔نیز بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب هجرة النبی صلی الله علیه وسلم و اصحابه الی المدینة: فتح الباری: ۷/ ۲۸۷-۲۹۱ وغیرہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی

مسجدِ صدیقی کے لئے ہے: ثم بدا لابی بکر فابتنی مسجدا بفناء دارہ و کان یصلی فیہ ویقرا القرآن...... و کان ابوبکر رجلا بکاءً ا، لایملك عینیه اذا قرا القرآن...... یہ روایت بھی عروہ بن زبیر کی سند پر نقل ہوئی ہے)

(۸)...... مکہ کی دوسری گھریلو مساجد:...... مکہ کے دوسرے مسلمانوں کے بارے میں خواہ روایات ملیں یا نہ ملیں لیکن یہ قیاس کرنا صحیح ہے کہ ان سب نے نہ سہی لیکن بہت سوں نے اپنے گھروں میں یا مسجد صدیقی کی مانند اپنے گھروں کے احاطوں میں اپنی گھریلو مسجدیں بنائی تھیں اوران میں عبادت کیا کرتے تھے۔ حدیث اسراء و معراج میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب ہاشمی کے گھر کے قریب نماز عشاء الآخرہ ادا کی تھی اور صاحب بیت نے بھی: لقد صلیت معکم العشاء الاخرۃ کما رایت بھذا الوادی...... ابن ھشام: ۲/۹-۱۰، سھیلی: ۳/۴۰۱)

(۹)...... حضرت عمارؓ کی مسجد:...... مکی مسلمانوں کی تعمیر کردہ گھریلو مساجد کے بارے میں بلاذری نے بعض روایات بھی نقل کی ہیں جن سے قیاس واستنباط کی کامل تصدیق ہوتی ہے۔ حضرت عمار بن یاسر مذحجیؓ کے بارے میں دو روایات ہیں: اول یہ کہ وہ اپنی مسجد بنا کر اس میں نماز پڑھنے والے اولین مکی تھے اور دوم یہ کہ ان کی مسجد اولین گھریلو مسجد تھی: اول من اتخذ مسجدا فی بیتہ، یصلی فیہ (بلاذری: ۱/۱۶۲)

بیرون مکہ مساجد:...... اسی طرح مکہ مکرمہ کے باہر جہاں جہاں مسلمانوں کی مختصر یا کافی آبادی اس دور میں ہوگئی تھی وہاں ان کی اپنی گھریلو مسجدیں تھیں۔ بعض بعض مقامات پر ایک سے زیادہ مسجدیں تھیں کہ مسلمانوں کی زیادہ تعداد ایک مسجد میں نہیں سما سکتی تھی۔

(۱)...... غفار واسلم کی مساجد:...... مثلاً بنو غفار واسلم کے نصف حصوں کے مسلمانوں کی مساجد، روایات کے مطابق حضرت ابوذر غفاریؓ اپنی قوم کے امام نماز تھے اور ایک روایت کے مطابق حضرت ایماء بن رحضہؓ ان کی امامت کرتے تھے کہ وہ ان کے قبیلہ کے سردار و شیخ تھے، اگرچہ وہ بعد کے مسلم تھے (ابن ہشام: ۴/۲۲۱ وغیرہ) اگرچہ روایت میں مساجد کا صاف ذکر نہیں ملتا، تاہم یہ حتمی ہے کہ قبیلے کے مختلف حصوں میں ان کی مسجدیں تھیں۔

(۲)...... بحرین کی مسجد عبدالقیس:...... بحرین کے قبیلہ عبدالقیس کے مسلمانوں نے اپنی مسجدیں بنائی تھیں جن میں سے ایک جواثی کے مقام پر مسجد جمعہ تھی جو مکی عہد میں ہی تعمیر ہوئی تھی اور روایت کے مطابق مسجد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز جمعہ مسجد عبدالقیس بمقام جواثی میں قائم کی گئی تھی (بخاری، کتاب الجمعة فی القری والمدن: فتح الباری: ۲/۴۸۸-۴۸۹) روایت کے مطابق قبیلہ کے ایک اولین مسلم حضرت اشج اور ان کے رفقاء نے یہ کارنامہ انجام دیا تھا (اسد الغابہ والاصابہ، ترجمہ حضرت الاشج، عہد نبوی میں تنظیم ریاست وحکومت، باب دوم بحث برقبیلہ عبدالقیس)

(۴)......مکی عہد میں مساجد مدینہ:......مدینہ منورہ میں جو مساجد مکی عہد کے اس دور میں بنیں وہ ایک تاریخی واقعہ ہیں۔ ابتدائی مدنی مسلمانوں کے بارے میں آتا ہے کہ وہ حضرت اسعد بن زرارہ خزرجیؓ کی امامت میں اپنے ایک مقام ’’ھزم النبیت ‘‘(نشیبی علاقے) کے ایک حصہ میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ وہ بنو بیاضہ کے حرہ کا حصہ تھا اور اس کو ’’نقیع الخضمات‘‘ کہا جاتا تھا اور اس وقت اس میں چالیس نمازی ہوتے تھے(ابن ہشام:۲/۲۴۲-۲۴۳) جب مدنی مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی تو ان کے مختلف خاندانوں، بطون اور قبیلوں کے علاوہ ان کے اپنے محلوں میں مسجدیں تعمیر ہوگئیں جو بالعموم ان کے مرابد میں یا احاطوں میں تعمیر کی گئی تھیں اور ان میں نمازِ با جماعت با قاعدہ ادا کی جاتی تھی......فكان يصلي حيث ادركته الصلاة ويصلي في مرابض الغنم (فتح الباری:۷/۳۳۱: نیز ابن ہشام جلد دوم کے مختلف صفحات)۔ حافظ ابن حجر نے وضاحت کی ہے کہ قباء کی مسجد تقویٰ سے قبل مدینہ میں کئی مساجد موجود تھیں۔ انہوں نے حضرت جابرؓ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے کئی برس قبل ہم نے مسجدیں آباد کرلی تھیں اور ان میں باجماعت نمازیں پڑھا کرتے تھے:......’’وانْ كان قد تقدم بناء غيره من المساجد...... عن جابر قال: لقد لبثنا بالمدينه قبل ان يقدم علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسنين، نعمر المساجد و نقيم الصلاة......‘‘(فتح الباری :۷/۳۰۶) بلاذری کے مطابق مساجدِ مدنی کی تعداد نو تھی (۱/۲۷۳) جو بعد میں بڑھ گئی تھی۔

☆......☆......☆

توہین رسالت کے خلاف عالمی سطح پر قانون بنایا جائے - ناظم اعلیٰ وفاق المدارس

اسلام آباد(پ ر) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکریٹری جنرل قاری محمد حنیف جالندھری نے مطالبہ کیا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر توہین رسالت کے خلاف قانون سازی کی جائے، اس حوالے سے حکومت پاکستان، اقوام متحدہ اور او آئی سی کے پلیٹ فارم پر آواز اٹھائے۔ ہولوکاسٹ کے خلاف بات کرنا اگر جرم ہے تو پھر کسی بھی نبی یا پیغمبر کی شان میں گستاخی کرنا بھی قابل تعزیر جرم ہونا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی سیرت کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ہمارا ملک ایک طویل عرصے سے حالت جنگ میں ہے۔ ایسے حالات میں بیرون ملک سے مہمانوں کا آنا قابل تحسین عمل ہے جس پر مجلس صورت الاسلام اور تنظیم صلاح الاسلام کا خراج تحسین کی مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت جن مسائل کا شکار ہیں، ان کا حل کہیں اور نہیں مکہ اور مدینہ سے مل سکتا ہے، اسلام اعتدال کا درس دیتا ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔